140972-اسلام قبول کرنا چاہتا ہے لیکن روزے کی حالت میں کافی پینے سے نہیں رک سکتا!

سوال

میں عورت ہوں اور میرا ایک دوست اسلام قبول کرنا چاہتا ہے ، لیکن جب اسے علم ہوا کہ اس پر روزہ رکھنا فرض ہے اور روزے کی حالت میں وہ کھانے پینے کی اشیاء استعمال نہیں کر سکتا تو وہ تردد کا شکار ہوگیا، کیونکہ وہ کافی کا عادی ہے اور مستقل طور پر نوش کرتا ہے اس لیے کہ اسے درد شقیقہ کی بیماری ہے اور وہ اسے بطور علاج استعمال کرتا ہے ،مجھے یہ بتائیں کہ میں اس شخص کی کس طرح مدد کر سکتی ہوں ، اور کیا آپ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی تجویز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بندے پر اللہ سبحانہ وتعالی کی سب
سے عظیم نعمت ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو دین اسلام کی قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائے ، اور اس کے سینے کو ایمان لانے اور دین اسلام کا مطیع ہونے کے لیے کھول دے ،
اور یہی بندے کی سعادت وخوشبختی اور فلاح و کامیابی کی علامت ہے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{.اللہ سبحانہ وتعالی جسے ہدایت
دینا چاہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس
کے سینہ کو تنگ کر دیتا ہے، گویا کہ وہ آسمان میں چڑھ رہا ہے، اسی طرح اللہ سبحانہ
وتعالی پلیدگی کو ان پر لاگو کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے }.الانعام(125).

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندوں کے
لیے سعادت وخوشبختی اور ہدایت اور گمراہی کی علامت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ :

جس کا دین اسلام کے لیے سینہ کھل جائے
یعنی اس کا سینہ کھل کر وسیع ہوجائے تو اس کا سینہ ایمان کے نور سے روشن ہوجاتا
ہے ، اور یقین کی روشنی سے زندہ ہوجائے تو وہ بندہ اس سے مطمئن ہوجاتا ہے ، اور خیر
وبھلائی کو پسند کرنے لگتا اور خیر و بھلائی کے لیے اس کا نفس مطیع ہوجاتا ہے تو
اسے اطاعت میں لذت حاصل ہوتی ہے ، اس کے لیے اطاعت وفرمانبرداری بوجھ نہیں بنتی ، تو

یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے ہدایت نصیب فرمادی ہے، اور اس پر صحیح اور سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق کا انعام کیا ہے.

اور جسے اللہ سبحانہ وتعالی گمراہ
کرنا چاہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ: اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے، یعنی: ایمان اور علم ویقین کو حاصل کرنے سے اس کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے، اور اس کے دل میں شبہات اور شہوات گھر کر جاتے ہیں، اس لیے اس میں نہ تو خیر و بھلائی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا دل خیر و بھلائی کے لیے کھلتا اور وسیع ہوتا ہے.

گویا کہ وہ اپنی تنگی اور شدت کی بنا
پر آسمان میں چڑھ رہا ہے، یعنی: گویا کہ اسے اس آسمان میں چڑھنے کا مکلف کیا جا رہا ہے جس میں اسے کوئی حیلہ حاصل نہیں.

اسکا سبب ان کا عدم ایمان یعنی
ایمان نہ لانا ہے، اسی نے واجب کر دیا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان پر پلیدی کو مسلط کر دیا، اس لیے کہ انہوں نے اپنے اوپر رحمت واحسان کے دروازے بند کر لیے، یہ ایسا ترازو ہے جو کبھی نیچا نہیں ہوگا، اور ایسا راستہ ہے جو تبدیل نہیں ہوتا.

کیونکہ جس نے اللہ کی راہ میں خرچ
کیا اور تقوی اختیار کیا، اور نیک بات کی تصدیق کی اللہ تعالی اس کے لیے آسان راستے کی سہولت میسر کرے گا، اور جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی کرتا رہا اور نیک بات کی تکذیب کی تو اس کے لیے تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دے گا" انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (272).

اس لیے ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے
دعا کرتے ہیں کہ وہ اس سائل کو ہدایت نصیب فرمائے، اور اس کے سینہ کو دین اسلام کے لیے کھول دے، اور اسے ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال کرے، اور اپنے دین کے سامنے سر خم تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے.

دوم:

اسے یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ اللہ
کے دین میں رمضان المبارک کے روزے رکھنا کوئی آسان چیز اور معاملہ نہیں، بلکہ رمضان

المبارک کے روزے تو دین اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن، اور دین اسلام کی پانچ بنیادی اشیاء میں سے ایک عظیم بنیاد ہے۔

جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما کی معروف حدیث میں وارد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے :
اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکاۃ کی ادائیگی کرنا، اور حج کرنا، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (8) صحیح
مسلم حدیث نمبر (16).

اور اس سائل کو یہ بھی معلوم ہونا
چاہیے کہ کلمہ شہادت پڑھنا اور دین اسلام میں داخل ہونے کا معنی یہ ہے کہ : بندہ اپنے دل اور سارے اعضاء کے ساتھ اپنے پروردگار اللہ رب العالمین کا مطیع و فرمانبرداری ہوجائے، اور اللہ پر ایمان لاتے ہوئے جو بھی اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لائے اور اپنے پروردگار کے سامنے سر تسلیم خم کردے، اور اس کے احکام اور نواہی کو تسلیم کرے اور اللہ کی خبر کی تصدیق کرے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی
لیے بھیجا کہ اللہ تعالی کے حکم سے اس کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے، اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آجاتے اور اللہ تعالی سے استغفار کرتے، اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتا تو یقینا یہ لوگ اللہ تعالی کو معاف کرنے والا مہربان پاتے}.

.{سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ
اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر آپ ان میں جو فیصلہ کردیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی بھی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ اسے قبول کرلیں}.النساء (64–65).

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر
کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"قولہ تعالی :

{سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ
اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان
لیں}.

اللہ سبحانہ وتعالی اپنی قسم کھا کر
کہہ رہے ہیں کہ : کوئی شخص بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے سارے
امور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم اور منصف تسلیم نہ کرلے، اور رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ کردیں وہ حق ہے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا
اوراسے باطنی اور ظاہری طور پر تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل کرنا واجب ہے.

اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے
فرمایا ہے :

{پھر آپ ان میں جو فیصلہ کردیں ان
سے اپنے دل میں کسی طرح کی بھی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ
اسے قبول کرلیں}.

یعنی : جب وہ آپ کو حاکم مان لیں تو
اپنے باطن میں آپ کی اطاعت کریں گے تو آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے انہیں کوئی تنگی
نہیں ہوگی، اور وہ ظاہری اور باطنی دونوں طرح آپ کے مطیع ہونگے، اور بغیر کسی تنگی
وجھگڑے اور ممانعت کے وہ آپ کی بات کو تسلیم کریں گے " انتہی

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (349/2).

اس اصول اور معنی کو واضح کرنے کے
لیے قرآن مجید میں بہت ساری آیات پائی جاتی ہیں ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں.

سوم :

جب ہم اس عظیم اصول کو سمجھ لیں گے
جو ایمان کے اصول میں شامل ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب سے جو بھی آیا اور نازل ہوا ہے اسے قبول کرنا اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے، اور ظاہری و باطنی دونوں طرح اسے ماننا ہے، اور جب ہم یہ سمجھ جائیں گے کہ رمضان المبارک کے روزے دین اسلام اور ایمان کے ارکان میں سے ایک رکن ہے، تو یہ معلوم ہوا کہ اسے قبول کیے بغیر کسی کا بھی ایمان صحیح نہیں ہوگا.

اس کے بعد درج ذیل کام کرنا ہوگا کہ
دین کی رغبت رکھنے والے اس شخص کو ہم یہ بتائیں اور اس کے لیے یہ واضح کریں کہ دین اسلام قبول کرنے میں اسے کوئی مشکل درپیش نہیں، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں پر ان کے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی، بلکہ اس نے ان پر یہ دین آسان کیا ہے، اور جو بھی تنگی اور مشقت میں ڈالنے والی چیز ہے اسے دور کیا ہے.

اس لیے اگر یہ شخص درد شقیقہ کی بنا
پر قہوہ اور کافی پیتا ہے تو یہ ممکن ہے کہ وہ رات کے حصہ میں اتنی مقدار پی لے جو اسے کافی ہو، اور جب صبح روزہ شروع کرے تو پھر غروب آفتاب تک بغیر پیئے گزارہ کر سکے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس درد کو دور کرنے کے لیے کوئی دوسری دوائی بھی استعمال کر سکتا ہے جو اس کی تکلیف میں کمی کرے.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جو مریض دن
میں بیماری محسوس کرتا ہو، اور اس کا مرض روزہ رکھنے کی بنا پر متاثر ہوتا ہو تو یہ سب کو معلوم ہے کہ ایسا شخص اللہ کے دین میں معذور ہے، اس لیے جب اسے درد شقیقہ ہو اور وہ دوائی کا محتاج ہو اور روزہ برداشت نہ کر سکے تو اس دن اس کے لیے روزہ چھوڑنا ممکن ہے.

پھر جب رمضان المبارک کا مہینہ گزر
جائے تو اس نے جتنے دن روزہ نہیں رکھا تھا وہ آئندہ رمضان آنے تک ان ایام کی قضاء کرتے ہوئے اتنے ہی روزے رکھے گا جتنے چھوڑے تھے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے
گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو

{

{گنتی کے چند دن ہیں، چنانچہ تم میں سے جو کوئی بھی بیمار ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے، اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھے ہیں ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا دینا ہے، اور جو کوئی نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے بہتر ہے، لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم علم رکھتے ہو}البقرۃ(183–184).

لیکن اگر وہ شخص کافی اور قہوہ پسند کرتے ہوئے نوش کرنا چاہتا ہے، اور وہ اپنی اس خواہش و رغبت کو ہر سال ایک مہینہ کے لیے روزے کی حالت میں دن کے وقت نہیں چھوڑنا چاہتا تو یہ شخص ایمان قبول کرنے اور دین اسلام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے، اور نہ ہی وہ دین اسلام کو حقیقی طور پر اپنانا چاہتا ہے نہ دین اسلام کو اور نہ ہی کسی اور دین کو.

کیونکہ دین چاہے کوئی بھی دین ہو وہ اس دین پر چلنے والے شخص سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس نے جو دین بھی اپنایا ہے وہ اس کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم خم کردے، اور اپنی نفسانی خواہشات و رغبات ترک کرتے ہوئے دین پر ہی عمل کرے.

تو یہاں وہ مشکل گھاٹی آتی ہے جہاں پر آکر بہت سارے لوگ ناکام ہو جاتے ہیں کہ اس گھاٹی سے آگے نہیں بڑھ سکتے اور اپنی خواہشات کو نہیں چھوڑتے، جو ان کا دل چاہتا ہے اس کی مخالفت نہیں کر سکتے، اور یہی چیز ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا الہ و معبود بنا رکھا ہے، تو کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں}الفرقان(43).

چہارم :

یقینا اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندوں پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، بلکہ ایک ماں جو اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اللہ

سبحانہ وتعالی تواس ماں سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے، جب کبھی
کوئی بندہ اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف رجوع کرتا اور توبہ کرتا ہے تواللہ سبحانہ و
تعالی اس بندے سے بھی زیادہ آگے بڑھتا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے :

"میں اپنے بندے کے ہاں اس کے گمان
کے مطابق ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ مجھے دل
میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی جماعت
میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ ایک
بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ
میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ چل کر میرے پاس
آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7405) صحیح
مسلم حدیث نمبر (2675).

اس لیے اللہ کے بندے تم اللہ پر توکل
اور بھروسہ کرو کہ جب اللہ کے قریب صدق و سچائی کے ساتھ ہوگے تو اللہ تعالی بھی آپ
کی بات قبول کرتے ہوئے اور عمل کو قبول کرتے ہوئے آپ کے نقصان کو پورا کریگا، اور
آپ کے معاملات میں آسانی پیدا فرمائیگا، اور آپ کا شرح صدر فرمائیگا، اور آپ سے شر
و برائی کو دور کریگا، اور جہاں سے آپ کو گمان بھی نہیں ہوگا وہاں سے مدد فرمائیگا.

اس لیے ہو سکتا ہے آپ رمضان المبارک
کے روزے رکھیں تو اللہ تعالی آپ کے درد شقیقہ کی بیماری کو ہی دور کردے اور
شفایابی نصیب کردے، اور ہو سکتا ہے کہ آپ کو اس کافی اور قہوہ پینے سے ہی غنی کر
دے کہ آپ کی یہ عادت ختم ہو جائے، اس لیے آپ اللہ کی طرف رجوع کریں اور اپنے
پروردگار کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے اپنی حاجت و ضرورت اسی کے سامنے پیش کریں.

لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس سلسلہ میں
خود کو اللہ سبحانہ وتعالی کے حکم کے سامنے مطیع بنا کر پیش کریں اور اس کے حکم کے

سامنے سر خم تسلیم کر دیں، اور جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کو قبول کرتے ہوئے اس پر ایمان لائیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{چنانچہ جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور تقوی اختیار کیا، اور نیک بات کی تصدیق کی اللہ تعالی اس کے لیے آسان راستے کی سہولت میسر کرے گا} الشمس (5–7)

پنجم :

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جب بندہ اپنے پرودگار پر ایمان لانے میں سچائی اختیار کرے، اور پھر کچھ امور سرانجام دینے میں عاجز ہو، یا پھر اس کا نفس اور شہوت اس پر غالب آ جائے اور وہ کوئی معصیت و نافرمانی کر بیٹھے، تو یہ معصیت و نافرمانی راہ کا آخر نہیں، بلکہ اس کے لیے اپنے پروردگار کے سامنے توبہ و رجوع کرنے کا دروازہ کھلا ہے.

پھر جب کوئی شخص معصیت و نافرمانی میں ہوتا ہے تو اسے اللہ کی جانب سے معافی و درگزر کی امید ہوتی ہے، وہ امید رکھتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس کی یہ غلطی اور گناہ معاف فرمائیگا.

لیکن مشکل تو وہ ہے جس کا کوئی حل نہیں کہ انسان اپنے پروردگار کے ساتھ شرک پر باقی رہے، اور اپنے رب کے دین سے اعراض کرتا پھرے اور اسے قبول نہ کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{یقینا اللہ سبحانہ و تعالی اسے معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے علاوہ باقی گناہ جسے چاہے معاف کر دے گا، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو اس نے بہت بڑا گناہ کمایا} النساء (48).

ششم :

جس پر ہمیں متنبہ ہونا چاہیے اور جو
اہم چیز ہے وہ یہ کہ دین اسلام میں ایک اجنبی مرد اور عورت کے مابین کوئی دوستی و
تعلق قابل قبول نہیں ہے ، بلکہ یہ تو جاہلیت کے اعمال میں شامل ہوتا ہے. جس سے مسلمان
شخص کو اجتناب کرنا چاہیے ، بلکہ دین اسلام نے مرد و عورت کے اختلاط کو منع کیا ہے ،
کہ مرد اجنبی عورتوں کے ساتھ میل جول مت رکھیں اور نہ ہی ان سے خلوت اختیار کریں.

اس کی تفصیل ہماری اسی ویب سائٹ پر "
مرد و عورت کے مابین تعلقات " کے عنوان میں بیان ہو چکی ہے ، اس لیے آپ اس کا مطالعہ
کر سکتی ہیں.

واللہ اعلم.